



Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries
and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

<http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks>



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16.B.52.

16B52



قصه ماہی گیر

تو پھر چار پاچار گھنٹا ہوا خدا کی پناہ ایسا بدکار نہ دم بھر کی سبکو امان پانچو کہ ہی وہ شر افکن و جہان اویسی طور پر سبکو زنی یا کرتی کہ کوئی پھر ایسا قصور خدا کی غضب نہ ہرگز ڈری ذرا خاشی ہی بھی تو کام لی باصحاب احباب انصار و یار	مگر حجب کہا شاہ فی خوب سا کہا طفل تو لا یق دار ہے قتل ہونا ماہی گیر کا  غفور اپنی خامی کو اتنا فی ہمیشہ ہی رحمت کر دگا	کہا کہ کالون تو معیوب رہا شاہ عکین حیرت زدہ قتل ہونا ماہی گیر کا کہ کردار کا اپنی چکر مزا علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام	کہ افشا کسی کا نہیں جو ہے کہا سب کچھ گذرا تھا ہوا ہوا حکم شہر کہ وہ قتل ہو نہیں نہایت ایسی کی تیریا بہ فرمان شہ قتل و سبکو کیا کہ ہشتہر ہو وہی ہستی شعور سنو یار و ایسا جو کوئی کی تو واجب ہو سکی ہی بہی نہ درو پیمیر یہ کر اختتام
---	---	--	---

خاتمة الطبع

خدا کے کبیر کہ قصہ ماہی گیر مطبع دبیر فی لطیف خاں نشی نول کشور مقام لکھنؤ ۱۲۹۰ ہجری مطابق
ماہی گیر مشاعر بین چہیکر طیار ہوا



کہ گویا کوئی ہاتھ کو شیش کی
 سندھو بھی جہاں تربت نہ تھا
 گرا ہاتھ ہی شیش کی فوٹ میں
 یہ ایک تربت ہی شیش ہوئی
 جو واد کی مال کی کشتی کی قبر
 لہر ہی آئی گدہ جاگر
 یہ حالت جو دیکھی تو خدا نے
 تیرے ہوا شاہ کو نے شہار
 گری قصر سے ہو کی فی اختیار
 زبس گور کن عشق تھا وادی تھا
 بنایا کینے پھر اس کا پتا
 کہ تھا شاہ نجیدہ و شرمسار
 کیسکونہ سر پر کا ہوش تھا
 اس کین دن دن بھی کھنڈہ
 در بیان طلب کن
 و پر سیدن انک خست

کھینچے لئی جامی ہی زورنی
 غرض بھی اپنے شاہ و گدا
 شیخ سعدی و بابا و شاہ کا ول
 شوق ہو کر دل کا قالب مردہ میں بنا



او دہر دختر شاہ ہی سو گوار
 نہ آئی ذرا بھی اس سے شرم و دما
 کہ عرف میں بیٹی یہ تھی مکتبی
 ہو اگر تھی ہی یہ ترانہ شاعران
 عجب جذبہ دل عجب اردت
 ہوئی چاک پیر حال اس شہر
 شہزادی کا جان گیر عاشق سی جگنا ہوتا



و بیان و موش قتل شد طفل ماہی گیر

کہ آپہونچا سہر پہاں تران
 ہوئی ملک شاہی کی دولت
 غلامونہ اس از کا ہشتان
 تو پھر عدل و روا دفر مائی
 بفرمان سلطان الاکہ
 کری اک عنایت کی جو پیر گاہ
 معزز جگہ پر بچایا او نہیں
 کئی جبکہ ریون کجائیں در
 اگر کچھ نہ معلوم ہوسکو ہوا
 سو اشیخ سعدی سید ہر
 کہا ہکو ہی بان یہ مکتوب
 کہا شیخ فی ہون میں تیار
 یہ کسکر دانہ ہوئی اس طرف
 وہ دریافت حال گذشتہ کیا

یہی اپنی تن کی طرف جامی تھا
 کھرا ہو گیا دل وہ جا کی ہان
 ترطینی لگا جذبہ شوق میں
 کہ تھی عشق کی سب ایفونگوری
 ہوا پرتو اسکو دراپی نہ صبر
 اوسے زخم پر شکوہ کرا ہوا
 تعجب کیا خاص اور عام نے
 دل زاری آؤ تھی کھینچتے
 سچ و سننے تسلیم کی اپنی حالت
 مثال جباب و سیمین وہ ملگنی
 اب کی لکھون کیا حوطل تھا
 بجان خرمین بادل سو گوار
 محل میں ہی و نیکیا اک جوتی
 غرض جسکو دیکھو نہ تازہ
 شیخ سعدی بابا و دیگر
 حال مخفی گذشتہ

کہ فصل بہاری ہوئی ارباب نام
 اس کین دولت ہوئی زخم دور
 کہ وہ نوجوان کس طرح سی ہوا
 کہ جو راستہ حوالہ یوی بنا
 اگر لاوین تشریف کیا خوب
 ہوئی مہربانی یہ شہ کی عجب
 شہنشاہ تھا منتظر طر ف
 یہی شیخ فی یہ نورست روا

نہ تاخیر کرساقیا بھری جام
 بلا جلد ساقی نہ ہو سر گران
 کہ اسی مخزن جو و عا و شاہ
 مناسبت شاہا خطا ہو و عا
 سو آپ و نکواب یا و فر مائی
 ہو پھر روان ایک پیغام
 کسان میری قسمت کد بانا
 جو پہونچی ہان تو بلایا نہیں

شراب پھور کا ساغر ملا غرض خضر شاہ کا تنہا حال ہو اجیب افسانہ شہرت پڑ دل شیخ بھی تھا محبت اثر خود راو سکی بان کرتی تھی تو کہ بان شیخ حبیب ذرا جاؤ تم کہی شیخ اوس دل کی حبس یہ فریادیں ناشکیبی ہی کیوں وہ ہی چارہ فرمایا بیگان کیا تیری مشغول فی ظلم جو یہ کہہ کر وہ راہی ہوا و سطر نہ آئی پیر اوس سے ذرا بھی مدد کہ تھا ایک ویش آیا بیان شہنشاہ فی سنکے حال غرض لاکہ حاضر کیا اونکو ہی کس شخص کا دیں شکوہ سبب سکا کیا کہی جیہ ہونا در بیان سبب محقر	ملی تاکہ میرا دلے مرعا کہ ہر وقت ہنسی تھی پرلال ہوئی اسے نگاہ بزاو پیر کہ تھی جان فدا صولت خوب ہمیشہ تھی حضرت کی عادت خیر خٹک سکی بیان لاؤ تم شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا دل کو فہمائش کرنا اور اسکا خاموش ہونا	کروں عالم قدس میں میرین بہ بادل یہ دلچسپ شکوہ کہین اوسی شہر میں شیخ سعدی سیکھو اگر سنتی تھی حج برو سنا جبکہ اوس طفل نقال نے کہ کیسا وہ دل ہی کیا بات خبر شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا دل کو فہمائش کرنا اور اسکا خاموش ہونا
---	--	---



یہ حال عجیب یکہر یاسان اوسیدم سی نیل غبار میں کہ فی الفور اسکو بلا لاؤ تم باو شاہ کا شیخ سعدی سی حال دل پوچھنا	جواب و سلو حجب صاحبان ہوا سہکلام سے تنہا اس کہا اوس ناچ بہت مضطرب باو شاہ کا شیخ سعدی سی حال دل پوچھنا
---	---



خضر شاہ کی تبت کرا می پادشاہ کسی سینہ انکار کا دل ہی پتا ہو اجیب بوجہ شاہ تبت شیخ فی حقیقت معلوم ہو جائیگی ہوا سقد صبر بے عشق تبت	کہ ہوتا ہی عاشق کا افترا مگر اگر رفتار رنج و عذاب کہ غمازی ہی کام بس بزدلان قدم رنجہ فرمایے گا ذرا وہاں سی نیل دنوں بیکر جلی	بلا ساقیا اب می دلنواز نہیں ہی یا ہی کا دل اپنا زیادہ میں کیا حال اسکا کہ آمنظور گر ہو دی کچھ دیکھنا غرض شاہ کو شیخ ہمراہی
--	---	---

تہنا ہی ہو وقت مجھ کو یہ بھری جبکہ آنکھوں میں سیر کہ اسی ظالم و دشمن با بیان ہی شکوہ کن کہ پہنچے کیوں خدا جانی کیسی یہ واری تہ دام کر کی باقبال شاہ ویا کوئی عاشق ہو صید وہ تقریر کرتا تھا لیکن ذرا دیا حکم شہنی کہ اسی کو تول وہ دروازہ شاہی پہنچوئی مقرر و مان کی انتہا ص چند تعجب نہیں کوئی رہ سیر او ویر تو سوا دل و جان کہ جب جان عاشق گئی را یگان جونا دم ہوئی دلبر ہوتا کہ خواب خوش سی کیا چہ اثر اوسکے دلبر ہوا اس قدر کیا بینی ہی ہی یہ کیسا تم مری عقل پر آفت فی تہی مری حق میں ان بندگی نہی یہ لکڑہ جلتی تھی شل سیند	کہ بھر دی تھی ساقی جام کری پھر تو مضمون ان دل آزار و دم دلبر لان تبا کیفیت صا اسی فی یہ معلوم ہوئی خدا ساقی شکر چاک اوسکا کیا نہی گئی یہ اوسی شکل تو شکل تسلے نہ ہوتا تھا دل شاہ کا	نہیں تھی مری سے شیشہ لگا بلا یا غرض طفل کو شاپی یہ دل نیم بھل ہی صید کا کیا غرض اسی کہ جی نہا گلامی کا اسکی بھی نہا مگر تھی یہ غوہیں رہا عیش ویا ہوا زل ہی یہ حکم خدا نہ حال ہ شب گئی سب گز
--	--	--



کہ ہر اک کی اپنی سجدہ گشت
کھلے تاکسی طوری عقدہ بند
یہاں دمی اور ہوئی کتہ سیر
ادھر کا فسانہ کروں کیا بیان
تو اوس نازنین کا ہوا دل تپان
وہ دل لیک ہی پر اور ہی حال تھا
فغان و فلق مفضل نازنین
دل نیم بھل کھاؤں کسے
مر اجت بیدار کیوں سو گیا
کہ یہ خون با حق ہوا بر ملا
عجب سے عجب سے عجب سے عجب
خیال و سکوتا یہی بار بار

ہوا رنگ چھر کی تبا کہ تھی یہ سخن لب پہ چہ شہر کہ ہر سمت ہی ہر شہر آہستم کہ یہ جان ستان دل با تھی شہر ہی شہر قمری قمری مگر اضطراری دل تھی چند وہ طفل شکر جو آبا کہے	قلوب جان گزین دل نازنین کہ احوال اب سناؤں یہ باتوں ہی تو غنیمت ہو گیا ہوئی میری تمیز کو کیا بلا کیا بینی ہیہات کیسا عجب نہ آرام تہا فی شکست قرار تو زہارا و سکونہ سما ہے
---	---

کہ خواب خوش سی کیا چہ
اثر اوسکے دلبر ہوا اس قدر
کیا بینی ہی ہی یہ کیسا تم
مری عقل پر آفت فی تہی
مری حق میں ان بندگی نہی
یہ لکڑہ جلتی تھی شل سیند

دریاں شیریں آوردن حضرت شیخ سعید شیرازی نزد آن صاحب سہامی
تعالیٰ حجہ کہ آنحضرت تخریر فرما کر اک و بود و گفتگو کردن بان خاموش شدنش طلب
فرمودن بادشاہ عالیجاہ آنحضرت را بخدمت خود و پر سیدن سبب ہا

کلب اس عشق فیازہ کاری	کہان چون سی غارہ کاری	زمانہ میں ایسا نہیں تازہ کاری	غرض ہی یہ عجوبہ روزگار
غرض جان بحق اونہی پیکر	مرا عشق کا لیکر ہر جان پیکر		

در بیان آوردن خواص دل آن پیل نزد دختر شهریار جفا کار و بر فروش طفل
ماہی گیر در مطبخ شاہی و آواز آمدن از و وعصن کردن بکا دل این حال
بخدمت شاه و طلب کردن شاه دل انجدرست خود

کہان تو ہی ساقی کدر چاہی نظر تاک آنے لگے طور اور گئی جب خاص دسکو لیکر او دہر دیا شاہزادی فی دل طفل کو کری اپنی شاہ عالی جناب کہ ناگاہ آواز آنے لگے دل میں گرفتگی نکر دی ونا یہ سکر سہمون نے تعجب کیا بکا دل کو اس وقت ہی خبر سنا اونسی اور کہو کی ہوش کیا عرض جا کر ادب ومان کہ جوازی شاہ عالی مقام کہ ہر وقت آتی ہی اس صدا اسی طور ہر وقت ہی گفتگو اری جا بکا دل تو دل بیان آ و مان ہی کہنی لگا بقیہ رس	کہ اگل شہنہ نام کام کام ہی طبیعت میں پیدا ہو کچھ ورا مگر اوس کشتی سی تھی شہر گیا مطبخ شاہ میں لکھی نہ کبانی کا کیفیت دن بیان کی بادشاہی کہنا	کلا بی کا اس وقت جلوہ کما زبان بومری اور آتش نشان یہ ناحق ہوا خون ہی بیگمان دیا وہ کبانی کو اونہی دہر کبانی کا کیفیت دن بیان کی بادشاہی کہنا	کہ بندہ جاسی آنکھوں میں کسی بلبل گلکٹ یون ہستان اجر اسکا شاید خدا وئی مان اوہر اسنی چاہا لگا سنج پر وہ خاصی مریدار اسکی کباب خدا ساز اسکی یہ آواز تھی گدشتی نہ از فکر جور و جفا کہ ہی کسطح ہی یہ اسکی صدا کہ ہی ایک بیان باجر اطوہ گیا وہ شہنشاہ عالی کی پاس وہیری ہجہ میں بہت عجیب سو او اسکی کہ ہی عجیب باجرا گدشتی نہ از فکر جور و جفا یہ بعد از نال پھر اس گما گیا طشت میں لکھی لکشتا ہوئی حاضرین فکر میں یک بند
---	--	--	---



در بیان طلب فرمودن بادشاہ ماہی گیر انجدرست خود و پرسیدن از و حال
دل آن بیدل و تقریر کردنش و اہی تباہی و تشلی نشدن شاہ و دشتن آنرا بر شاہی
در طشت بوقت سحر و حال فن شدن تن آن بیدل و بیجا لگشتن شاہزادی قلوب آن جوان

نکته دوم بصلت مرشدان کن | محمودی بن دمی یاد کن

بیان شب چهارم و شکوه کردن ماهی گیر از گذشتن شب و وقت و اندامی
ورنشه عشرت و اقرار کردن شاهزادی برای دادن دل ماهی و طلب کردن
از آن عاشق زار دل فگار و دل داوش بنای کامی و جان بحق تسلیم کردن

ز جو ز فلک اغیانت اغیانت
و بی طفل غارت گریه رخسار
که با خوف سی شاه کی ایکیار
گفتی جانی بی مثل شب چار
که اب تو بی دربان رخسار
تری دل کا خطره مشا و گن
جو تھی محرم راز او سکی خوا
تو جا اوس جوان پاس ایکیار
که بی شاهزادی کیتی شمع
تو کیتی سی سر نه تو بهیر
مری پاس و بهیج بیگیان
سی طشت بی او ز خری
بمعی دل کی نبی سیکه غدر کیا
دیاد دل و سی برید سی پیام
قبول اسکا کیجو اثر میر جان
که خون این حق هو احمی
عجب بین غضب بین بیکیان
بین سچ کتی اعراف تیر تقی
گفتی جان با اوس عشق بین
نل اس عشق کس طح سی موا
نسوا س سے آشوب محشر عیا

کرون کبتک اغیانت اغیانت
بوئی شب چارم تو ایوان
و غفلت سی جسمم بو شویا
بی از بسکه جو خوف شاه مان
تیا کوئی تدبیری جان من
تجھی دل بهین اک ننگا و گن
جانا خواص کا و اوسطی دل کی عاشق کی پاس

که بی سر و نسی بالاپرا
لکمه بستان مصیبت نش
اسی طرح رات یک پر گری
نمین دم داری کا وقت با
اگر دل پیونجی گا و نیرشتا
که قربان جان نکر اضطرار

پلامی جوباتی بی کیو سیاق
گبر ریزی کلک گوشتان
بوا آکی مصروف با ده کشتی
بجی جلد رخصت کراب بقا
که بین صبح کیا و نگاشه کجوا
و شاهزادی فی اوسندم
یہ ککریا اوسنی یہ حکم خاص
که اک طشت و زخیر آدرار
یہ میری طرف سی سنا و ی
بی میری عشق معا و ی
نکال نبی سینے سی ال سنا
اگر دل کی نبی میری آمار
که اوسنی یہ شکے یون لا
و ده صادق تها اس عشق قیل لاکلا
میرادل تو لیتی ہو پر میر جان
قلم میرایان شوق هو احمی
اری عشق تیری چا لاکیا
تری ظلم سی لادن بین سی
کیا قیس نا شا و اس عشق قیل
بوئی اس شیرین حالت
جو عذرا به گذر اسو مشهور



عجب کیون کیا عشق کو پورا
و یا اوسنی پیغام جا کر یے
دل نیا عاشق کا خواص کو



سنا بو گا و اوق چو کچھ ہوا
کوئی شہر ایسا نہ کیا کہ دان
کیا اوس کیل کی کا خیمہ سیاه
و من کا بی احوال مذکور

یہ میری طرف سی سنا و ی
بی میری عشق معا و ی
نکال نبی سینے سی ال سنا
اگر دل کی نبی میری آمار
که اوسنی یہ شکے یون لا
و ده صادق تها اس عشق قیل لاکلا
میرادل تو لیتی ہو پر میر جان
قلم میرایان شوق هو احمی
اری عشق تیری چا لاکیا
تری ظلم سی لادن بین سی
کیا قیس نا شا و اس عشق قیل
بوئی اس شیرین حالت
جو عذرا به گذر اسو مشهور

و ده جادو بگریه جگر چرخون
 سیه کیسودن مین رخ پر بها
 و ده بی شاه کی دختر ماه و تن
 برس نپدره پاک شو که کهن
 بلاتی محل مین اوسه شام
 کبیری لب لبه و سکی سیه افغان
 مجسمی شکل و کھلا کی جان لگا
 تجھی اینا سبھا تھاول سور
 اسی پیشینه سیه نیانی تھی
 اسی لکوجون غنچه و ایندین
 کوئی راز سیه سبھت یه محفوق

کری با عقل و دین و سب تباہ
 و ده چرخ سیه جوانی نشه کاوتاب
 مہ و مہر سیه جسکے صوٹ پیش
 جوانی کی تھیں اون دن
 گذرتی تھی شب عیش و آرام

مردہ اوسکی خنجر سیه خنجر تر
 بودیکی توسو جانی تو بران
 کہ نو خاسته تھی ہ شکم
 تھی مہ سیه اوسکی طہان بستلا
 نہ آتا کبھی مہ گل اندام گر

کہ تھیں بند سیه سیه تیز تر
 فرشتہ ہوا جی انسان
 موافق سیه جسکی بقول حسن
 دل شفته و سر لبہ بستلا
 تو رہتی اسی پھل تاسحر
 کبھی یہ غزل سبھت زہین
 نالطف مین سیه استانی لگا
 مری جان کیون تو جانی لگا
 کہ وہ دشمن جان و دھانی لگا
 فلک کی کیا گل کھلائی لگا
 وہ ہو جی کیون سبھت چینی لگا



و ربیان فریفتہ شدن جوان پر اریان برت ہزاوی ماہ سیما محرقا و استاد ہند
 سہ شبانہ روز دم خود مادل زار و آہ جگر فگار ہما سخا

تھانی پلاساقو اجامل
 کہ مین مین جی اچھو گور
 کہ اگر و وہ جت شاہ مان
 و وہ کو شافونہ اے سو
 بدن کی طرح اوسکا تھاول
 و کھائی تیا تیر اوس عشق فی
 و گیسو آئی نظر تادوش
 تھاجرت مین اوس مینہ رو کو
 ہوا پر نہ کچھ اوسن کیون خال
 گئی وہ کہ ان جان جانی لگی
 گیا بیٹھ دل کی طرح ایکبار
 دم گرم و سرواہ و دھان کبھی

کھلا چا متا سیه کوئی زہ
 و اون قیامت ملک تھیں
 گئی تا بفرقہ نظارہ کمان
 جلی آئی و مین سبھا لے سو
 کہ کتنا تھاسینہ مین ہکا گئی
 کیا پانز سیه اوس عشق فی
 عاشق ہونا ایک روحان کا شا ہزاوی پر

گئی جام لبر زوی تنفس
 ہی اب بلیں قاتلہ زہ سخن
 بناوٹ تھی رخصتہ کچھ سیه
 فقہار جوان ایک آما دو
 نظر چا تھی اوسکی آن نامن
 کہڑا گیا وہ جہان کاتھان

کہ تعمیر ہو تھامی اجال
 سر گلین وستان کمن
 نگہ تھیں مین ترک ساوہ مثال
 خوش انداز خوش قامت نظر
 کہ شہزادی تھی جلوہ فراخ
 نہ پھیرل سکا و سیه نہ پھیر
 اوڑا رنگ چھری کا تھیں
 ہوا رام دم خوردہ کو کو کچھ
 کھڑی ہو گئی و سیه جیون
 صحبت اسی ازمانی لگی
 اوڑا گاہ بیتاب منٹل غبار
 یزاور و سیه شہر خان کبھی



قصہ ماہی گیر

قصہ ماہی گیر
قصہ ماہی گیر
قصہ ماہی گیر

بحق شہیدان کرب و بلا مجھی مدعا می دلی کر عطا تو رحمت یہ کر نامری ولیدین سندویار تصنیف کا اسکی حال	بحق صفا کیشی اوصیا مجھی دولت ثقلیہ کر عطا تو رحمت یہ کر نامری ولیدین سندویار تصنیف کا اسکی حال	بحق ولیان دعا مستجاب مجھی خوش نصیبی ار فرستاد تو رحمت یہ کر نامری ولیدین سندویار تصنیف کا اسکی حال
کہ کسی نور تن میں نعش کبابا تو کر نظم سب کو بار و زبان بفرمان مالک اویسی روز سے سو مقتول عشق اب پیلا	کہ محلو متا شاہیوں مقال باب کا بیٹے کو واسطے تالیف قصہ کے لکھنا تو کر نظم سب کو بار و زبان بفرمان مالک اویسی روز سے سو مقتول عشق اب پیلا	کہ لکھتا میں اس قصہ کو بر ملا باب کا بیٹے کو واسطے تالیف قصہ کے لکھنا تو کر نظم سب کو بار و زبان بفرمان مالک اویسی روز سے سو مقتول عشق اب پیلا



آغاز داستان دریان مقرر کروں پادشاہت ہر روزہ برای ماہی گیر
تا کہ بدین بہانہ دیدارش میسر کروں دیگر کہ آن فریفتہ او بود

یلا ساقیا مجھ کو اک جام می سخی اور خوش خلق تہا بانی مگر شیفہ تہا رخ خوب کا ملک گرچہ اسکا گرفتار تہا	کہ اب یا انسی قصہ کا آغاز نہ بیٹھا کسی دل اوس غبار گر قنار عشق ایک محبوب کا ولی اسکی طہارتی عاتقا	کسی ملک میں ایک تہا شاہ عدالت اسکی سی نہیں وہ تھا طفل با تھا سر ایوہ اسی واسطے کی مقرر یہ بات
--	--	--



یہ تجویز ہوا اسطے شاہ فی
در حال عاشقی و ختر شاہ چین با ہے گیر شک ہ منیر و بیان بہتہ ار می

مجھی ساقیا وہی ناب کا کلیجائی دل ہی کمر سب س	و آہ وزاری وے و عشقش برای خدا اب کر پیش پل	کہ جسکے تنہا ہی اک جسم ہے بہوئی جان شیریں ہی مجھ پر
---	---	--

کہ بیان لفظ خوب سی مراد ہی کہی کہ خوب بندہ شاہ و خیر شاہ کا تھا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

در حدیث بارے تعالے غرہ

غفور انعام خدا کے غفور ولی چاہیے پہلے اسکی ثنا زمین فلک نجم و شمس و قمر وہ صانع مین مصنیع ہر کلام	سنا داستان کہ اول ہو کہ جسکو ہوئی ہی بھولگی فنا ہیں جلو ناہو اور اور او وہ رات مین زرق اسکا کلام	نمونہ ہو وہ عشق کا سرور ہیں محتاج او سکے فقیر و غنی اوسیکا ہی ان سیدین نور وہ قادر ہے ہر چیز پر بلا	بیان ہو کسی بام و کار مر اور رسد کبریا و منی نظر کر کر و تم جو دیکھو خور اوسنی فی یاسب مین لیا کیا
کروں حمد اسکی مرانہ کیا ثنا جسکی آئی ہو قرآن مین میسر کب اور انبیا کو ہوئی قلمت نبوت ہی گمنی لگا	لکھوں در کیا اسکی مین جو قربت رسول خدا کو ہوئی کہ اسی فریادہ دوسرا اوسیکا ایہ نعم خوش اسکو	و نہایت سید المرسلین ہی طہ و حسین و صفیہ ص تلم فی لکھا جبکہ نام خدا تری ہم اقدس کی سیات سا	مری نہ منجی ہی لاف گذار ہوا حکم لکھا سنا مصطفیٰ ہی کس شخص کا اسم و الصفا کری کوئی اسکی ثنا اور کیا
کہا ایک میرا جو محبوب ہے ہم ہر باعث خلقت انش جان ولیکن ہی ایسا تو نہ رہے	اوسکی ہی مین کین زبان ہی دعا اور مطلب ہے	کہ ہو جبکہ فرماے یہ کبریا وہیل رسل مین سرا و بار زبان درد بان تا بود جاگیر	وہی جملہ عالم کی پرواز تناسے محمد بود و پذیر

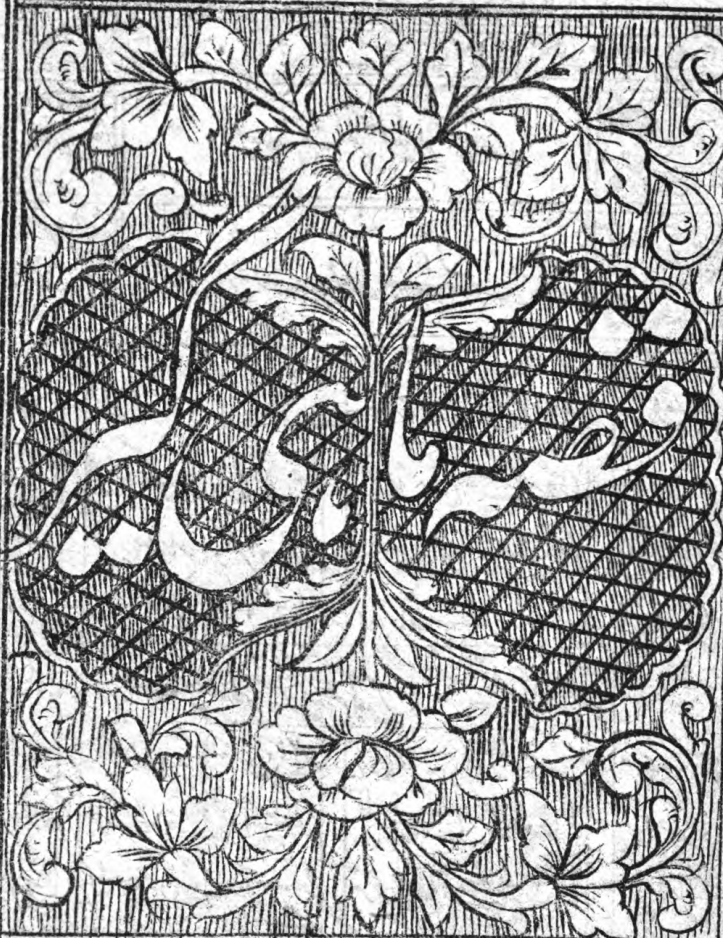
منشاجات بدر گاہ محیب لہ عجب

الہی حق سالت ماب بعدل عمر حامی دین حق	کہ ہی چارہ فرامی یوم حساب بغمان انامی انین حق	بصدق ابو بکر سلطان مین بحق علی برحق تول	کہ اچھا کا ہی ابو بکر عین پی جملہ اصحاب آل رسول
--	--	--	--

Kissa Makeegee



عنوان مکین مکافضل خلق و زمین



مطبع می نشینی کشور رطبجین مطبعه

Qissa-k-ē-mahigir .

.....

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Abdul Kishore.



